
LUCKNOW
1929

توجّہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، وہ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے جو بے تہذیب مضامین ہوتے ہیں۔ اودھ پنچ جاہل مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل اصلاح امور پر خندہ زن ہے۔ وہ صرف اس جنس کی تنقید میں کرتا ہے ... اور کرتا بھی اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر لا ثانی اور مشہور ہے، بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر ظرف نہ جائیے۔ وہ جم کی کمی پر تیوریاں چڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خذف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت زمانے کی بھلائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ... صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنئے۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر صرف تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ماہنجیر شاہ بسلامت۔ بجائے خود ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان صنعت اگر اپنی بسبب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھٹے سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ والا وہ نہیں تو قدر کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار یا تیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار جناب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے درخواست پر بیانہ نمبر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جملہ اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام لیں ہے۔ انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہر ہی اپنی تحریر کا ذمہ دار ہوگا۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور اُن کی پالیسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

بہ ضرورت خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹی پر لکھا جاتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۳

مضامین عیسر

بابت ۹ دسمبر ۱۹۲۹ء

گفتگوے گربہ و موش

گربہ بگرفت موش را ناگاہ — گفت اے دوچشم است احوال
موش با گربہ وقسم گفتا — در حال آنکہ شد د استقبال
کہ ندارم یک ذرہ گناہ مرا — دیدنی روییت اے بیچ حال
گربہ گفتا خموش باش فضول — کار تو نیست جز شوم افعال
من ببوبہ لیالی کے بودم — انسان قدیم تا امسال
موش گفت ایں شکستہ نفسی ہا — ہست دستور صاحبان کمال
ورنہ حسن و جمال و فضل شما — آں چنانکہ ہست تا بہ زوال
حال حیثیت ایں ضعیف ذلیل — چیست اے قائم لجنۂ اقبال
کشتن یک ضعیف بیچارہ — نیست در خورد صاحبان جلال
وانگہے بے گناہ و بے تقصیر — خون ناحق مسلّم است وبال
گربہ گفتا کہ لفظ بے گنہی — در کلامت خوردی استعمال
گفتنی نیست چہ تو از دزدی — کہ ترا ہست مسلک و اعمال
موش گفتا کہ نسبت دزدی — بر نخوار من است لفظ محال
گربہ گفتا کہ بعد استنطاق — می شود واضح از شما افعال
لقمہ و کتہ تا بود انبار — گنجہ و تاچہ سفرہ خوردہ جوال
ہمہ از دزدی تو سوراخ — ہمہ گشتند تو بیا دلال
موش گفت اے تو عدل را پیشہ — بری از دزدی است ایں اعمال
دم خلاص ز فرط گرسنگی — می برم غلہ بہر اہل و عیال
گربہ گفتا درست ایں مطلب — از جوابات جملہ بر تو حلال
مشکل پیر و زال نوروی ریش — پارہ کردی از انا و شتر و بال
دامن سوزنی تا نہ عروس — ہمہ نقلست بودی اے محتال
پوشاک ضعیفہ را بردی — کن بیاں احتیاج خود بر حال
فرش مخملی و رخت خواب و گلیم — کہ دیکہ و حساب و شال
چادر ریشمی می کنی حیہ ما — نیست انہا متاع از اطفال
از جوہات نیست ایں اشیاء — بس بشمائی تخریب اعمال
ذرہ نیست گر در دانے حاجت ہا — شاید اندر جوابت بود محال
لیکن الآن در سیاست تو — لازم است در کمال استعجال

دستی جان کردہ موش زیر را — بعد ازیں نمیدانم جواب و سوال
در مقدس حقیقت زندگی — کار موش است نیست کا بیہودہ حال

مقدس دستگیری

موذوری کی خدمت ہمارا مقصود نہیں۔ نظم مذکورہ کی اصلیت ایک پرجوش نظم ہے جسمیں بہ قول معترض اپنا پیٹ بھرنے کا سامان بھی گربہ خانم نے کیا ہے بند رکھی ایک مقدس جانور ہے اور موذی کیا مرزموری پر ہر وقت نہیں رہتا ہے یہ بات قابل تفصیل ہے کہ بی گربہ خانم میاں چوہے کیوں خواہ مخواہ نہیں کرتیں۔ ساجھل والوں کی ظاہری شکل اور وطنی خوانہ پر منحصر ہے جسمیں عقلی صحت کی پروا نہیں کی جاتی۔ اسد کی جان پر گربہ و دزدی بیکار رہ جانا ہے

ادیشہ

سال حال کی آخری ہچکیاں

لگا ہے تار ہچکی کا خبر رحلت کی آتی ہے

رنگ چہرہ خوشی ہوا اخلاق سے شرط ہے کہ دروہ لے دانا ہوشاد ہوئے سال رفتہ ختم ہوا تضاے عالم پر پہنچا ہے کسی جاندار کی شنائی ہوتی تو ہمیں بھی رنج ہوتا اور بھی آنسو بہائے جاتے۔ مگر کیمیا ساز خلقت دعاؤں کے کشتے بنا کے خوش ہوتے ہیں۔ سوگ کے آنسوؤں سے بھی گال تر نہیں کرتے۔ روپوں کے تیجا سکوں میں بھی حال ہوتی ہی پیدا ہو ہی حال قدرت کا ہے اگر آج آس کے حکمت کی نہ کی نہ ہی بنا کے سیاب زمانہ کی کیمیا دلی (حکمت) نرالی اور نہ ہیر کی ہم رنگ کے دوا داری کی آگ سکانی اضطراب ورنج کرنے کی ظرافی ہے تو جو روز بہ شہ شما کے گھی دو آب چینو کیمیائی) کا خوطہ پھر اس ساز کی پہچان سال دعات کو زندہ کرے گا۔ پھر وہی جنوری (جانوری) ہوگی وہی فروری (فرودی) ہوگی پرچنانچہ کہ سال کا خاتمہ اور ایک سال کا عمرکی مدت سے گھٹنا ہے مگر جس چیز کا ضرر محسوس نہیں ہوتا اسکی پروا کوئی نہیں کرتا۔ بہرحال گنتی کی ہے کہ ہوا ہر خضر بھی گھڑی دگر نہ ہم نفس بھی بہت ہے جینے کو ہنسنے ہنسانے والوں کے لیے یہی مناسب ہے کہ ہمیں آئے یا جائے ہچکی گھڑی آتے آتے ہیں کا نوش فرمائیں صدائے ہک ہک کو مشق ومطرب گلے کی سرکی سمجھیں اور جھاڑ جائیں

پہلی ہچکی

ہک ہک ہک ہک ہک ہک ہک ہک — نکلی دم سے سب گئے
تاتی بادی سے جی ادھر — نکلی بیٹھ الگا دے
ہک ہک ہک ہک ہک ہک ہک

دوسری ہچکی

گول چیز کا چل گیا دانوں — بسم اللہ خدا کا
نانکا جیسے کہ اندرون جیسے — کا کا اجیا سیہ

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

تیسری ہچکی

سنہ انتیس کی ہچکی جہان | توپ بہرو فر ور ہیں آن
ٹل گیا وقت تو سب تاہو و | تاتا را عاشق اور یہ پور

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

چوتھی ہچکی

دل آزادی کا شور | بگل بجاتے تھا کا زور
اب سوچ پیٹک کی جب بار | علتہ چیک آرزو غ ز کار

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

پانچویں ہچکی

تو بھی جیسے ہیں خاموش | شعلے اب سارا جوش
دنیا زدہ کیسے انگڑائی | ٹک ٹک ہچکی فسانہ جائی

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

طالع قسمت کیسے جاگ | لحن سرود ترنم راگ
جیسا جب تھا ویسا یہ ہیں | یہ پہنچیں وہ سب روش

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

والسلام خیر ختام

راگ ــــــــــــــــــــــــ

ٹک ٹک ٹک انجام

شائستہ مزاج پرسی ۱۹۲۹ء

اخاہ حضرت کہاں چلے کدھر کا قصد ہے؟

"جی بفضل خدا زمانہ گردش چرخ دگردش گردوں) و مقتضائے طبیعت

و خواہش فطرت اب لامکان کی سیر منظور ہے ہجرت کامل مقصود ہے"

"خدا آپ کو جلدی لے جائے۔ یہ تو فرمائیے بال بچے کیسے ہیں اور انہیں

کس پر چھوڑے جاتے ہیں؟

کیا کہا۔ بال بچے؟ معقول! مجھے بھی آپ نے کوئی آدمی تصور کیا ہے؟

بال بچوں کا جھول پالتے ہوں گے آپ۔ یہاں نہ جورو نہ جاتا اللہ میاں سے ناتا۔

چھڑے چھٹانک۔ خدا! اٹھا کے چلے اور دم دبا کے جاگے"

"تو پھر آپ کے گھر میں یہ چل پوں بیگم دعا اور سارے ٹیٹے غل غپاڑا کیسا

کا ہوتا ہے؟

"حضرت میں نہیں سمجھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں"

"درست ہے! جناب جب کرۂ ارض بھی ہو اور وہ بھی ستو۔ افغانستان میں

وہ نے ذرہ ہونے جلنے شدہ کرنے کی صورت بنتی ہوئی حالت پشتوی و فارسی کا فرق

کرو درست و نظام۔ پانچو۔ وعدہ ہوش۔ مردنگ۔ ریگ آدم دار فرخ سے جہنم ادا

خدا اسلم کیسی کیسی عجیب و غریب بے معنی و لغو لفظوں میں شناسائی دیتی ہے

علامت و طبائع آزادی کی ہے"

"آہ! اب میں سمجھا آپ ان مواد لغات تحقیق کو تجربہ لغت بنانا

چاہتے ہیں۔ تو حضرت مجھے اس میں کوئی عذر نہیں۔ میری طرف سے عام

اجازت ہے جو کوئی اصطلاح پہری" والسلام تو وہ مجھے اپنا باپ سمجھے

میں بھی ش میرا اضافہ خوش۔ آخر مسافروں کو زاد راہ چاہئے سبیل" کہتے ہیں یا نہیں؟

اس کے علاوہ فارسی مثل ہے تا صبح ہو زاد راہ کو طلب جنت آ البطن۔ مرغ دل

ہے۔ الکلیل حبلیل لیت شعری ما ساتلا۔ دنیا نئی کھچڑی پکے دھرتے ہیں

کہلاتے ہیں۔ جو مادہ کا مادہ رہ نا ہوتا ہے وہ انجام کے سرنامہ دیا جاتا ہے

"یہ انقلاب زمانہ ہے یہ گردش چرخ کا کرشمہ ہے۔ بہت ترستے تا بطے کی پرچک

کمبخت کیسے کیسے تماشے دکھاتا ہے۔ اگر یہ نہیں ہوا شب ماہ میاں بیوی کو

ان کے زور سے بچے کا لبا لوٹنا و قیاس ہے مگر زبان خلق پر کیا اختیار ہے۔"

"آپ ہیں بڑے سبحانی ذکر چلے افغانستان کا حال ہی جا آپ نے اپنی حقیقت

کا راگ چھیڑا"

"ہاں جناب! بھول گیا تھا معاف کیجئے۔ اور افغانستان کے بیچ بابت

میں جو جھگڑا شروع کیا تھا وہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ ایک ہنگامی سکون کی صورت جو

نظر آتی ہے وہ حبیبی بچہ سقہ بھاگ گیا ہے۔ ابھی بہت کچھ باقی ہے۔"

"تو انھیں کس پر چھوڑ چلے؟"

"بخوبی وقت کا یہ ہے جو تبدیلی مزاجی اور صلح ہے جس نے جب کرۂ ارض پر قدم

رکھا تھا تو آپ سے کہہ دیا تھا کہ فساد کی انتہا امن ہوا ہو گی۔ اور امن وامان

اسی قسم کا ہو گا جیسا کہ اب افغانستان میں آج ہے"

"سرحدی دور کس کے حوالے کی"

"سرحدی اور وہ نے میرے عہد میں کوئی نیا جھگڑا کھڑا نہیں پھیلایا البتہ

آپ میرے دور اعلام، انتقام، استقدام سے انکے متعلق استفسار کیجئے تو اس کا مقبول

جواب ملے گا۔ یہ وہ بھی اپنے وقت کا وقت صاحب ہیں سے سرکار فرمائیے

اگر ایسے سوالات کا جواب دیں تو تعبیر کرو جو خیر متعلق ہوں لیکن قدرتی کی

حاجت سے کام ہے"

"اچھا جناب جانے دیجئے نہ پوچھیں گے۔ اب یہ بتائیے کہ چھوٹی اولاد کے

پاس ہی کیا وصیت فرماتی ہے"

"اوہ۔ یہ جھگڑا تو اور بھی کوئی بات ہیں۔ بھائی صاحب سلطنت کے رہ

گئے تھے جو خود ہی پہنچی ہے آمادہ ہے۔ مگر ایک قدم ہے۔ نیا سال بیچ بیچ

میں پڑ رہا تھی۔ یہ ایک دخل صورت آزادی۔ جیسی کی تھوڑی

کا فرق خاندان بنانے کے بعد ضرور سنبھلے گی۔ جہاں تک ہو سکے خواب سے گزر

ہے۔ انہا کی نکتہ کی ہمائی اسے آخر کرتی ہے کہ بچے بتایا فی الواقع کہ

بتا پائی ہو جائے گا۔ ا خنس جنگی جا و سرت چاہ و
کی حکمت اور غضب از زمین ریبز زمین کے سپرد کر چاہیے
اگر ہماا کا چراغ باقی ہے تو آپ سے کہیں گے کہ یہ
خدا دلیشت بخشی آپ کو کتاب سیاست کا سبق
پڑھا ئینگے ۔ اور اس کے بعد اور فساد ہے نہایت عمدہ
ہوں گے ۔ میری امریکن پی پی کی اولاد روسی پی پی
کی اولاد سے ساد باد کر کے چین میں پچن کا دھندہ
پیدا ہوگی۔

حضرت یا مولانا ۔ یورپ کو
کس کے سپرد کیا ہے
یہ بالفعل ہے ایمانی کے
حوالے کیے جاتا ہوں ۔
اسکے ملی کے قانون کا حق ہے
دست بدل کے چھین گیا اسلئے
اب اللہ میاں کی لاٹھی لگا
کرتے ہیں ۔ رفتہ رفتہ باطنہ
میری نور دبین ہی یکسر بچے
بتا گئی ہے کہ علمی ترقی کی
راہیں ان پر کشادہ ہونگی
لیکن عالمگیری کا مادہ طبیعت
ہو جائیگا ۔ لیے تمام عالم کو زیر
کرنے کا جنون رفتہ رفتہ
رفع ہو رہا ہے ۔ آثار سے
ظاہر ہوتا ہے کہ گرم سے بیگ
سے بھی بڑی ایک لڑائی
ہوگی جہاں مشرق گرمی
قوموں میں بیرونی کے
خواص پیدا کرے گی پیچ جب
وہ دیکھیں گی کہ آس پاس
کوئی نہیں تو ریکھتے کے لیے ہاتھ پاؤں نکالیں گی
لیکن اور کسی دوسرے نے چھوا اور ادھر اُدھر پیٹ
پیٹ کے پیچھے سے ۔ وہ جسم وہیں ہو گئے ہیں ہے
یہ غور جسیم یہ تھا ایک خواب ہے جسکی تعبیر خدا
جانے کب سے گی سب یہ جانے کہ ابلی فرانسیسیوں کا حشر
کیا ہوگا ۔ انہیں کس پر چھوڑ چلے ؟ ؟

ابھی یہ تو آدیت سے یورپ کی سیاسی خوراک کا
یورپ کے پیٹ میں ہیں لہٰذا کسی کے سپرد کرنے
کی ضرورت نہیں ۔ میں چلتے چلتے صرف ایک
عام تجویز پیش کیے جاتا ہوں کہ اب سفید فام
باشندوں کی نسل کی حفاظت کی جائے ۔ ورنہ
جسطرح ڈاکٹر رضا کاروں کا باوا آدم ایک زمانہ تھا
میں لڑنا پڑنے ڈوبنے لگی اور آدم ساز کمپنی کا
دیوالہ نکل گیا اسی طرح یہ سرخ ہونٹ کالی رنگت
والی ننگوں کی نسل بھی مادہ کے لیے محروم ہو جائیگا
اور صرف یادگار آدم کے نسلی امتحان سے ترکیب کا
ادنیٰ اخراجی باقی رہے گا ۔ ممکن ہے کہ اس کا انجام
کسی اور پیمانہ پر دوری سے کام لے۔
یہ کہہ کر روانہ ہوا ۔ اسی مجلس کا حشر تمام

وہی ہوگا جو یورپ کا سلطنتوں نے پانچ بیسوں کی
عنایات سے رکھا ۔ اب یہ فرمائیے کہ نسل امریکن کا
ولی حقیقی آپ کسے قرار دیتے ہیں ؟
یہ اصول واقعی یہ ہے کہ یہ باشندے انسانی
خونریزی رسم مشک الملاک کا حق حاصل کرنا چاہتے
ہیں ۔ اللہ میاں نے جب آدم کو پیدا کر کے خلیفہ
روئے زمین بنایا تو مردم شناس فرشتوں نے خونریزی
اور جنگجوئی کی پرواہ کے
حضرت باری سے وجہ بھی
کی یہ خونی جانور اس عہدے
کا مستحق کیوں قرار دیا گیا ؟
حضرت احدیت و صمدیت
سے ان جواب نہیں پایا بجز
کہ میں جانتا ہوں تم کچھ
نہیں جانتے ۔ گو نہیں بھیک
گئیں ۔ لیکن معلوم ہوا کہ خونریزی
بھی انسانی خواص طبیعت
میں داخل ہے بلکہ کمشی
ہے کہ سلب تمام ہی قبض
محال ہے لہٰذا جو انسان
ہے وہ کسی نہ کسی وقت خونریزی
بھی ضرور ہے ۔ تم دیکھو گے
کہ تحقیق اصول درست ہے اب
خونریزی کی نوبت بھی ایک سرکار
جال رکھتا آ رہا ہے اور کر گئی
خونریزی کے شکار
کر سکتے ہیں امریکہ والے

....

....

کسی طرح اہل یورپ سے بچے نہیں لہٰذا انہیں
اپنا اب ان کی متضاد طبیعت کے سپرد کرتے ہیں
مجھے نہایت تعجب ہے کہ آپ سارے زمانے کا
حال تو پوچھ گئے بھولے تو اپنے وطن عزیز کو
ایک صاحب کے پاس فقرا و غنا تھے ہر روز
یہ بہیج کے وطنوں کا جائزہ لیتے تھے جب مگر



”پنڈت جی نماز تو سی کیا ہوتا ہے ۔ مولا اللہ ....“

”...............تعجب ! ... کہ تجھ کی داد ضرور دیتا ہے “

بیرونِ تجارت پر پیچھے بیٹھے شکار کا تماشا دیکھو
تو کی جگہ شکاری ہو گئے۔ تو یہ کیا؟ حضرت
... اونٹ پر سوار تھے اُسے شکار نہ کر سکتے تھے۔
آپ بھی شکاری کے پیچھے پڑ گئے۔ اپنی بھولی ماں کا اونٹ نہیں سمجھتے؟

"نہیں حضرت۔ جب وہ [illegible] کو بھولتے نہیں بات یہ ہے کہ یہ [illegible] وہ [illegible] اور آپ کے پیچھے دو چلے ہیں [illegible] دلی کے سپرد کر چکے۔ زمیندار کے [illegible] اور ایسا کہ دلی سے [illegible] آجکل زمین کی ترقی ہو رہی ہے؟"

"جی ہاں۔ مگر آپ بھی جانتے ہیں کہ ان [illegible] میں ہندو نے کیا ترمیم کی ہے؟"

"وہاں جاؤ۔ [illegible] کیا ترمیم تنسیخ کرو گے۔ زبانی ہیچ ہیچ کے سوا [illegible] ہی کیا ہے۔ جب آئے ترمیم تنسیخ کرنے والے [illegible] والے اعلان کی سال گرہ [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] جب کسی جانب سے آزادی کا مطالبہ ہوتا ہے تو اسی اعلان کا حوالہ دے کے فرماتے ہیں

بی بی کا پیارا پیارا مشورہ

سن تو خدا اور خدا کا رسول
تو غافل تمہارا خدا کو نہ بھول

[illegible] آفس کی۔ [illegible] رخصت و جلسے [illegible] بھی [illegible] کا دل سے [illegible] سبق [illegible] کیا۔ [illegible] ایک [illegible] کر کے [illegible] دوسرا [illegible] لگے ہی [illegible] کتنے [illegible] زمین [illegible] کی آڑ [illegible] سے [illegible] تمہارے دم قدم کی برکت سے [illegible] مشاہی قوت کی باگیں [illegible] کو دکھلائی [illegible] کمیشن [illegible] اٹھائیں۔ ہم [illegible] تجھے خراج [illegible] کریں گے۔ تم نے

اپنے مرض دل دکھانے کی [illegible] ہو چکی۔ بھلا جس کا خراج خود ہی [illegible] کسی کی خراج پرستی کیا خاک کریگا۔ تم پرانے تمہارے خراج پرست۔ [illegible] خدا اب تمہارا [illegible] شکر ہے۔ [illegible] آخری [illegible] ٹوٹ گئی [illegible] زمانہ لینی تمہارے گھر بیٹے بچے پالے تھیں کبھی [illegible] یاد کرینگے۔ تمہاری [illegible] سال [illegible] آگے [illegible] ترقی کے تنزل [illegible] ہوگا [illegible] تمہیں کس [illegible] ساتھ [illegible] ہوئی ہے ایک ایک [illegible] گھڑی کی [illegible] تمہارا کوئی نام بھی نہ لیتا۔ [illegible] ملک [illegible] ایک [illegible] حقوق [illegible] بعض ایسے ایثار [illegible] ہی حصہ پر قناعت کرنے کو موجود ہیں۔ خیر تمہیں

تصدق [illegible] کی حفاظت [illegible] سونپا

"ابھی تم تو [illegible] گزرے جاتے ہو [illegible] تمہارے ترک [illegible] سے [illegible] چشم پوشی کرتے ہو۔ دیکھو ابھی کل [illegible] ذکر ہے کہ [illegible] ایک صاحبزادہ سے [illegible] شادی [illegible] ہندوستان [illegible] دلہن جب [illegible] بیاہ کے آتی ہے تو سسرال کی لڑکیاں دلہن کا دل اس گیت سے زخمی کرتی ہیں:-

[illegible] سسرال [illegible]
کیا یہ [illegible] نانی کا اب شباب آیا
[illegible]
[illegible]
[illegible] بال [illegible]
کہیں دولہن [illegible]

[illegible] دولہا [illegible] شادی کی مبارکباد [illegible]

[illegible]

آگے کا حال [illegible] دولہن [illegible] چھوڑ دے۔

"اے چپ۔ خدا تجھے غارت کرے۔ ایک تو [illegible] ایسے [illegible] بھی بری فال زبان سے نکالتا ہے۔ [illegible] شخص کو خدا نے خدائی کا [illegible] بخشا [illegible] وہ [illegible] جتنے کام ان کے [illegible] حق ہیں۔ [illegible] خاص [illegible] کرے گا تو دنیا [illegible] جائے گی۔

جھگڑا [illegible] کرے [illegible]

ہمارے [illegible] علیحدہ [illegible] ہوئی ہے۔



چین:- ٹھہر روسی!

روس:- رہ تو جا۔

ماموں:- یوں گئیں، یہ غنڈہ پن؟

دونوں:- اچھا پھر کبھی دیکھا جائے گا۔



اچھا ہوا۔ جا۔ مرید ہو کہیں کا اب رہ صد شکر کہ
واقف

بیبل بزمانہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

زبردستی علاج، سحر خیز، اور ستیا گرہ

ایک قصبہ میں ایک زبردستی ڈاکٹر نے ایک مرغا پالا تھا جو صبح ہوتے ہی ککڑوں کوں کی صدا سے گھر بھر کو جگا دیتا تھا۔ اتفاق ایک روز گھر کے دروازے میں ہوتی لڑائی میں زبردستی جگایا کرتی ہیں لے دے کے تھا ہی کیا؟ اور یہی مرغا جھٹ سے مرغ بسمل ہو گیا اور کہنے لگیں۔ لو مرغ میں جاتی ہوں اب تمہارے گھر میں صبح نہ ہوگی

ہمارے گاندھی جی نے بھی ایک مرغا پالا ہے مرغا ہے نسل کا زبردستی آزمانیکے سے اس کا تخم دستیاب ہوا تھا۔ اس مرغے کا نام ہے ستیا گرہ۔ ہندوستان میں اس کی نسل پھیل رہی ہے جس گھر میں اس مرغ کی بدولت مرغیاں زندہ [illegible] ہوئی ہیں وہاں بے وقت بے وقت ستیا گرہ کی ککڑوں کوں سنائی دیتی ہے چنانچہ [illegible] ایک نئی صدا ستیا گرہ آگرے سے بلند ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے کسی [illegible] امیرزادی کا علاج گرانقدر انعام کی چاٹ میں کیا۔ مگر جب مادہ [illegible] ہو گیا تو حق محنت کا ادا [illegible] کی [illegible] ہو گیا سے ہو گیا گندہ۔ مریض یا اسکے عزیز [illegible] زبردستی کھد دیا اب ڈاکٹر صاحب کے [illegible] نے مشورہ دیا کہ لگے ہاتھوں ستیا گرہ کرا دو [illegible] نکلتے موقت۔ آج نہ سہی کل جب کہ سونے کا انڈا دینے والی قسمت کو [illegible] کے بیٹھ رہے گی بیٹھ بامراد ہونے کا چوزہ جلد کے پورا ہو گا تو حق سہی ضرور مل جائیگا۔ یہ ستیا گرہ [illegible] مرغا ہے جو فاقہ کشی کی زبردستی میں [illegible] گھر سے نکل اور کھٹی جاتی ہے اور مرغا اب [illegible] گھر میں صبح نہ ہوگی وہ پھر اک چارپائی پر پڑے پڑے رہتا۔

اخلاقی حیثیت سے اس قسم کی فاقہ کشی خودکشی کے مرادف ہے۔ پہلے پہ علاج کرنا اور تحریری معاہدے سے بے پروائی ایک حماقت ہے پھر ایسی حماقت کا بدلہ اپنے تن پیٹ سے لینا دوسری حماقت ہے خدا کا دیا ہوا جسم انھیں خدمات میں کام آنا چاہیے جنکی ہدایت آسمانی کتابوں میں ہے علمائے النفس [illegible] جائز نہیں۔ اگر مریض یا اسکے وارث نے کوئی دستاویز تحریر نہیں کی تب بھی پکڑ دھکڑ کا دروازہ بند نہیں عدالت کی مرضی اگر ڈوک نہیں ہوتی اور ڈوک ہو بھی جائے تو قانون کا یہ تقاضا ہے کہ آدمی [illegible] کے دن تین چار [illegible] رہ سکتا ہے [illegible] بھی کارگر نہ ہو تو دنیا کی لعنت ملامت [illegible] سے انکار [illegible] ہے وہ خاک ہی سہی۔ مگر [illegible] سے [illegible] ہے بازار میں دام کھڑے ہی ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی نہ سہی تو [illegible] تھا سامان گیا میرا مال گیا۔ ایک تسلی دینے والا فقرہ باقی ہے [illegible] مٹانے کے لیے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت جب غلام [illegible] اور بندہ زر نہیں خادم طبیعت [illegible] خلق اللہ ہوں [illegible] کا فرض ہے [illegible] مریض کی [illegible] منظور ہے [illegible] تو واہ واہ [illegible] خالصاً لوجہ اللہ خدمت کی تھی اف و اکرام کی پروا نہ کبھی تھی نہ اب ہے۔

سننے میں آیا کہ تین مہینے سے ڈاکٹر صاحب کے پیٹ [illegible] غذا کے گرد اور لمبے [illegible] سے خالی ہے [illegible] ساکت و صامت ہیں [illegible] تک کا ذب اور [illegible] نہیں کرتی۔ [illegible] نے کہ سن کے ڈاکٹر صاحب نے قبل از وقت [illegible] مریضہ دودھ پینا شروع کر دیا ہے مریضہ پر اخلاقی دباؤ پڑ رہا ہے

شاید کہ ہمیں بیضہ [illegible] مرغ آورد

مسئلہ فلسطین یا فلسطین

فلسطین کو یہودیوں کا وطن خاص [illegible]

حضرت مسیح کے [illegible] سطوت اللہ نے اپنی فطرت [illegible] سلطنت میں [illegible] ہو سکتے [illegible] آباد [illegible] گذشتہ دو [illegible] کا [illegible] سکہ کا [illegible] انبار [illegible] جاتا ہے ۱۹۲۹ [illegible] کارستانیوں میں جو خونریزیاں کی [illegible] جو آج فلسطین کے عربوں اور یہودیوں میں پھیلی ہوئی ہے جس سلسلہ سے کام ہے کہ [illegible] کیا [illegible] تجلیات [illegible]

آمادۂ [illegible]
خود ہم کو [illegible]

اگر فلسطین عربوں کی [illegible] اور [illegible] یہودیوں کی [illegible] تو [illegible] آسان تھا [illegible] لیکن [illegible] قائل ہیں کہ [illegible] یہودی ابھی [illegible] میں [illegible] نہیں [illegible] انہیں [illegible] کے [illegible] ہے۔

[illegible] کا قصہ ہے۔ آگ جانے [illegible] کی ہو جانے لیکن ہم [illegible] سے [illegible] کر [illegible] کو سب کا [illegible] بنا دے [illegible] قربان اپنی قدرت [illegible] والی کوٹھی [illegible] حضرت [illegible] کوٹھیاں ڈپٹی کمشنر کا آشیانہ یہ سب عمارتیں شہزادوں اور [illegible] خاص کا مسکن تھیں۔ اب شاہی نسل [illegible] ہے [illegible] گھر [illegible] فرشتے [illegible] ان عمارتوں میں [illegible] اڑاتے ہیں [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کر [illegible] اپنی آنکھوں [illegible] سکیں [illegible] شہزادوں کی [illegible] ہیں کہ [illegible] شہزادے [illegible] کیے ہیں [illegible] سے [illegible] کی [illegible]

سنا جناب آپ نے سرتی کل سے تو بہ یا پوچھا کہ چلتا ہے اسکیمیں بس ہو چکی ریاستیں۔ وزیر مسٹر اسمتھ کلب۔ لیڈیوں کا ناچ ختم کیجیے۔ اب چاہیے آپ کی جگہ پھیروں ناچ ہے۔ مسٹر یا جتنا آدمی سنت مزاج ہیں آپ کو چاہیے کہ جیسے ہوں کھیلنے جوا میں لٹانے جانے کا پر سکے ناچنے کا ہرگز حق نہیں۔ واقعی آپ نے اچھا سبق یاد کر لی۔

مشبہ بہ کی فضیلت مشبہ پر

سر لزلی اسکاٹ کی سعی و عاصل و نسر حضرات کیا
خوشامد جب کسی سے ہو تی سی وہ بس
مرے اعمال ہیں کہ دریغ سر انجام کیا
شکوہ ہی ہے اور گو ریاستہائے ہند کی جانب سے بٹلر کمیشن کے سامنے جو پیش کیا تھا اسکی جان مشکل ہی تو لی۔ بٹلر دانشمند اور کامل کو جو کچھ ہی سعی و وہ کر سکتا ہے وہ کیا اپنی مجلس میں اسکی پوری چودھی ہیچ کامل کر کے بہت سی الفاظ کیا کہ اپنی آبرو تو بچا لیتی ہے۔ بٹلر صاحب خوب و جیکیں۔ سر لزلی اسکاٹ نے اچھی طرح اپنی جیبیں بھریں مگر حاصل نہ وصل کی نہ قرار۔ خیر بٹلر صاحب کے لیے حکومت ہند نے ایک کار بیکار بقتضائے مصلحت مرتب کیا تھا۔ البتہ سر لزلی اسکاٹ صاحب کی نوش نصیبی واقعی کہ رکھنے کے قابل ہے۔ کارگزاری دل کی کھٹک سے ٹلنے کے لائق ہے۔ یہ کارگزاری ایک تمثیل کی ضیافت سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک آفت زدہ مسافر کسی تحصیل کا مہمان ہوا۔ چارہ نا چار بچارے کو خاطر تواضع کرنی پڑی تھی۔ بی بی نے کہا میں ہانڈی بھی تو اسکو سمجھانا کہ اچھے شیشے میں میاں نے برتن میں لیا اور بھنے ہوئے نمک کی ہنڈیا ہم نے ابھی بتائے میاں رہ جھنڈ ہو گا اس میں برتن ہیں۔ غرض ایک مثال پر مہمان تو بیٹے پاس ایسا خواہ ہے کہ کھونا ڈھکنا آگے بڑھاؤ کہ میزبان صاحب بیزار آگے بیٹھے آرہی تھے شائع تمثیل نے نظر و سا کہ تسلہ

مشبہ اور کسی کے منجمہ مشبہ بہ نظر آیا عجز نہ ہو کچھ اور کسی کی نظر ہو چکے اور کسی تو دل کے پاس ہے یا مشبہ رکھن وہ بھی بڑا ہے۔
کسن والے نے بات چکانی تھی کہ مشبہ پنی جکانی اور لطافت کے اعتبار سے روشن ہے سب کو بڑھ کر ہے۔
پھر بھی مشبہ اور مشبہ بہ کا جھگڑا بڑھتے بڑھتے آیا میزبان صاحب ادا کیا کہ زینت نوش کی جا بیٹھے۔ اے میاں زیادہ تھوڑا سا روشن زیادہ روکا ہے مگر ہوا اچھا۔ کیا مشبہ کی ایک ساں عزیز کی زیادہ نے لکھا روشن تھا اعظم بہت روشن کی کچھ نہ پہچے آپ نے زوال اسکی لطافت کے آگے ہیچ ہے۔
افاہ اب معلوم ہوا اسے
آپ دیر کر کے زدہ ہی کو جیاں ہی گردم
خدا کی عنایت سے زمینوں پانی گھر میں ہے کسی مشبہ سے روشن زمین اشغل ہو کسی سے اور نہ جمل نو غلط کو نم کو گھر پانی اشغل ہے روشن زمین سے زر دام خراب کریں۔ گھر دیا تھا اسے گھر سیچ ہی جوسی کی چاندنیاں بچھا رکھی تھیں شاید وہ آج کی ڈاکٹری تھیں۔ تعمیرات سے بیچ کر نظارہ دیکھ سی زیبائیں پیدا کر لی ہیں۔ یہ مشبہ کسی مجلس کی بیماری ہیں متاثر رہتا ہے اگر وہ گیسوں کا نظارہ کھاتا تو ہرگز زیاں کا لقمہ رہتا تھا۔ الغرض وہ عطر کی گٹھری بچاتے اور انکیسیاں مہمان کے سامنے رکھی گئیں اور دسترخوان کی جگہ دسترخوان تو اتنا بڑا کہ پانی کا رکھ دیا گیا۔ لبالب دستور یہ ہے کہ دسترخوان پر پانی کا ظرف نہیں رکھتے ہو انگلی کے لائق میں پانی اللہ کا نام ایک ہی خوان یا کشتی میں رکھا جاتا ہے۔ مہمان صاحب نے قریب میزبان کو دیکھا۔ صاحب خانہ آدمی زیرک رفتار تھا کہتے ہیں تھے اس نگاہ کے معنی سمجھ گئے فرمایا بھائی صاحب کیا فرمائیے۔ مادہ مشبہ کا اصل ہوتا ہے مشبہ سے زیادہ اچھا کسی سے بہتر روشن ڈیوڑھی روشن سے بجائے فراخ ہیں ہی خوش ہے۔ تصور جا دل ہو جھا زانتے ہیں ایک چیز ہیں موجود ہیں۔ الحمدللہ پانی پی کے پیٹ بجھنے دیجیے اسکے علاوہ دل کی خوشی کی انتہا

دہم ہر جو پانی سے زندہ ہے رکھیے اسے مہرگی ڈھیا کھچے۔
سر لزلی اسکاٹ ریاستہائے ہند کی خاطر کو بڑا لے کر کمیشن کے سامنے گئے تھے آدمی ہیں علاوہ پانی پچاس میں بھرائے ریاستیں شکر گزار ہوئیں۔ سب سے سر لزلی بٹلر کمیٹی کی تو یہی ہے کہ اسکو قبول کرنا پانے نہیں ہے کے نتائج ہیں اسکا سر کی عقل بجا ہو مشرقی کی صورت ہیں وہ سی کا اور سنیچر پیش کرتا ہے حضرت کے سپرد یہ کام تھا کہ ایسی تجویز سے ریاستہائے ہند کے ملک ایک حد قسم کا تاج دار وزن اعلیٰ سیٹ جانے کو ہوا اگر وہ ہو الائے اسے کوئی تو ماری کی شکریہ والی ٹوپی کہتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ چائے کی کیتلی جس غلاف میں رنگ کے جیسی وہ بادام پہنے ہوئے کا سبق جیتی ہے اسی میں شیشہ ہوتی ہے اسکی نوک کے لیے ان مرنے کی زحمت لگا دی ہے اب سر ہیں آئی ہیں ریاستیں بے بس ہیں۔ واقعی ہندوستانی نکاح ہی ہیا ہی عورتیں بے بس ہوتی ہیں اور اپنی بے بسی کا اظہار گیتوں میں کرتی رہتی ہیں۔ بیچاریاں روٹھیں گڑیں کس بر تے پر سے
سنگاتی تھیں جھنجھیں لے آیا سوا تیں مارے جلن کے
سنگاتی تھی بستی لے آیا سواتی..... مارے جلن کے
سنگانے تھے آلو لے آیا سوا جالو..... مارے جلن کے
اب سر ہاکورٹ بٹلر فرماتے ہیں ہم تم ہم تم۔
میاں لزلی اسکاٹ کہتے ہیں ہیچ ہم ہیچ تم
ریاستیں کہتی ہیں..... مرے سو ہم
یہی کیفیت رہا یا دو وہ انگریزی حکومت کی خود غرضی اور اپنے رئیسوں کی سنگدلی اور بدچلنی کی داستان ہیں جیسی ہے چکیا گھر گھر۔ سید الملک گرج ہے جادو چو کر لانگ۔ باقی ورنہ۔ سلام خواہ عہد۔

التماس

حضرات رسالہ آئی فریم تصویر بیرونی تاہل کر اشکسہ اودھ پنچ جیسا کہ گرو نے ماہرے شائع ہوا مگر بہا حال میں اگر ہم یہ ہم نام دوپہر گئے تو سبیل کی کوئی وجہ بیچ عنایت اپنی خریداری کی تجدید اور جلد از جلد جدید کی کوشش فرمائیے خط — دو نمبرہ

ضعیفی دُور کرنے کی تدبیر

[illegible] ضعیفی دور کرنے کی تدبیر [illegible] اعضا کو حرکت [illegible] دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا۔ اعضا کو کسی [illegible] کے واسطے کتاب میں [illegible] زیادہ [illegible] کے واسطے مفید ہے [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے [illegible] کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکسینا رک کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] ضعف [illegible] خون اور مادہ تولید کی خرابی۔ [illegible] بدحواسی اور دیگر امراض [illegible] قیمت فی [illegible] ایک روپیہ [illegible]

المشتہر: وید [illegible]

ایجنٹ [illegible] بک ڈپو لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible] کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) کمیشن [illegible] فروخت [illegible]

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] حکیموں [illegible] اور اس [illegible] صحت حاصل کرنا [illegible] اگر [illegible] [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر [illegible] دواخانہ [illegible] کی فہرست [illegible] [illegible] تا اختلاط کتابت [illegible]

المشتہر

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۰، ۲۲، ۲۳ء

(۱) [illegible] کرنے والے [illegible] مضامین [illegible] قیمت فی جلد [illegible]

(۲) [illegible] جلدیں [illegible] دفتر میں موجود ہیں۔ قیمت [illegible]

(۳) [illegible] بہترین نمونہ موجود ہیں [illegible] مضامین کے شائقین کو جلد طلب فرمانا چاہیے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

منشی سید [illegible] صاحب [illegible] شاعرانہ اُستادی سے [illegible] [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] [illegible] سکتے۔

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول [illegible] [illegible] اس سے بہتر کتاب [illegible] حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے [illegible] کو [illegible]

یعنی

[illegible]

مصنفہ استاد محمد علی خان

[illegible]

اصل قیمت [illegible] محصول [illegible] [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]